REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲	۹ نبوت ۱۳۲۷ ہش	۶ محرم ۱۳۶۸ھ	۹ نومبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۵۳

اخبار احمدیہ

۸ ماہ نبوت - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ نزلہ اور سردرد علیل ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمادیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے ۔ احباب دردِ دل سے دُعا فرمادیں ۔

ہندوستانی لیڈروں پر واضح کر دیا گیا ہے کہ کشمیر کا فیصلہ منصفانہ رائے شماری کے بغیر حل نہیں ہو سکتا

وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

کراچی ۸ نومبر آج ۸ بجے شام وزیر اعظم پاکستان نے نشرگاہ کراچی سے حسب ذیل پیغام قوم کے نام نشر کیا ۔ آپ نے کہا میں حال ہی میں کامن ویلتھ کی کانفرنس کی شرکت سے واپس آرہا ہوں ۔ یہ کانفرنس کئی اعتبار سے نہایت اہم تھی ۔ اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی ہے

اس کانفرنس کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ کامن ویلتھ کے لیڈروں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع ملا ۔ اور تبادلہ خیالات کر کے ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوئی کامن ویلتھ کے متعلق یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ ہر ملک جب چاہے اس سے علیحدہ ہو سکتا ہے ۔ نیز کامن ویلتھ کے ممالک کو اس لئے مجتمع نہیں کیا گیا کہ وہ کسی کا حق چھینیں یا کسی کی مخالفت کریں بلکہ یہ اجتماع اسلئے کیا گیا ہے کہ تا وہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں ۔

یہ درست ہے کہ چند سال قبل اس میں صرف ایک ہی نسل اور رنگ کے لوگ شامل تھے ۔ لیکن اب پاکستان ہندوستان اور لنکا کی شمولیت سے اس کی نوعیت بدل گئی ہے اور اب سب ممالک اس سے مساویانہ طور پر متمتع ہو سکتے ہیں ۔

قیام امن کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ۔ اس وقت اہم ترین معاملہ امن قائم کرنے کا ہے اور ہمیں امید ہے کہ کامن ویلتھ اس کے لیے قابل قدر خدمات انجام دیگی ۔ آپ نے کہا کامن ویلتھ کو جن بنیادوں پہ قائم کیا گیا ہے ان کو آزمانے کے بغیر مسترد کر دینا عقلمندی نہیں ہے ۔

میں نے پاکستان کے نقطہ نظر کو کامن ویلتھ کے تمام لیڈروں پر اچھی طرح آشکار کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہ پاکستان کو اچھی طرح سمجھنے لگ گئے ہیں ۔ واپسی پر قاہرہ میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ۔ میں قاہرہ میں عرب لیگ کے نمائندوں اور اسلامی حکومتوں کے رہنماؤں سے ملا ہوں ۔ اور یہ معلوم کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ وہ پاکستان کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کے ساتھ گہرا رابطہ قائم کرنے کے دلی خواہشمند ہیں ۔

میں نے لندن ۔ پیرس اور قاہرہ میں بڑے بڑے سیاستدانوں سے بھی ملاقات کر کے پاکستان کی مشکلات کا ذکر کیا کہ کس طرح اس نوزائیدہ حکومت نے ۷۰ لاکھ مہاجرین لیا اور دوسری ان گنت مشکلات برداشت کیں ۔ ان سب نے پاکستان کے خوشگوار مستقبل کے متعلق یقین کا اظہار کیا ۔ اور ہماری ان کوششوں کو بہت سراہا ۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں نے متعدد ملاقاتوں میں ہندوستانی لیڈروں پر واضح کر دیا تھا کہ کشمیر کا فیصلہ منصفانہ رائے شماری کے بغیر حل نہیں ہو سکتا ۔

آخر میں وزیر اعظم نے قوم سے قربانی کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ دُنیا میں کبھی کسی قوم نے قُربانی کے بغیر ترقی نہیں کی ۔ ہم اپنا مستقبل شاندار بنانا چاہتے ہیں ۔ تو ہمیں بھی بے دریغ قُربانیاں پیش کرنا پڑینگی ۔

پاکستانی وفد کی روانگی

واشنگٹن ۸ نومبر ۔ اقوام متحدہ کی خوراک و زراعت کی جو کانفرنس عنقریب واشنگٹن میں منعقد ہو گی ۔ اسمیں شرکت کرنے کیلئے پاکستانی وفد آج صبح براستہ لندن واشنگٹن روانہ ہو گیا ۔ اس وفد کی قیادت پاکستان کے سفیر مسٹر ایم ۔ اے ۔ ایچ اصفہانی کرینگے

ہندوستان کے آئین پر بحث

نئی دہلی ۸ نومبر آج ہندوستان مجلس آئین ساز کے اجلاس میں یو ۔ پی کے ممبر مسٹر لاہری نے آئین کے مسودے پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ۔ کہ اس سے اقلیتوں کے حقوق بالکل پامال ہو جاتے ہیں ۔ اور اس مسودہ کو پیش کر کے انتہائی پست اخلاقی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اقلیتوں کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اُن کے حقوق کی حفاظت کا فقط یہ ذریعہ ہے کہ انہیں تناسب کے اعتبار سے نشستیں دی جائیں ۔ اور اُن کے لیے کچھ ملازمتیں مخصوص کر دی جائیں بعض دوسرے مسلمان ممبروں نے بھی ان خیالات کی تائید میں پرزور تقاریر کیں ۔

پاکستان کے مزدوروں کا جذبہ بہت بلند ہے

لاہور ۸ نومبر ۔ حکومت پاکستان کے وزیر قانون ولیبر مسٹر منڈل نے آج صبح لاہور ریلوے ورکشاپ کا معائنہ کیا ۔ اس موقع پر آپ نے مزدوروں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا ۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کے مزدوروں میں ہندوستان کے مزدوروں کی نسبت حب الوطنی کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے اور انہوں نے مشکلات پر قابو پانے کا تہیہ کر لیا ہے ۔ آپ نے باہمی تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے کارخانہ داروں اور مزدوروں کو باہمی میل ملاپ سے کام کرنا چاہیئے اس طرح وہ اپنے مقصد کو زیادہ آسانی اور تیزی سے حاصل کر سکیں گے ۔

آزاد فوج کی شاندار کامیابی

نراڑ کھل ۸ نومبر چھمب کے علاقہ میں آزاد فوج کی شاندار کامیابی کے بعد بچے کھچے ہندوستانی سپاہیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے اور آزاد فوج نے مزید پیشقدمی کر کے کچھ اور چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے جس سے بہت سا اسلحہ ہاتھ لگا ہے دوسرے محاذوں پر بھی شاندار کامیابی ہو رہی ہے

شمالی چین کے شہروں کا انخلاء

پیکنگ ۸ نومبر ۔ سرکاری طور پر پیکنگ اور ٹینسن کے شہروں کو پانچ روز کے اندر اندر خالی کر کے جنوبی چین میں چلے جانے کا حکم دیا گیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ شنگھائی میں بھی شدید خطرہ محسوس ہو رہا ہے ۔ (داتار)

زمینیں واپس نہیں لی جائینگی

لاہور ۸ نومبر ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن مہاجرین کو باقاعدہ طور پر زمینیں دی جا چکی ہیں ۔ ان سے کسی صورت میں یہ زمینیں واپس نہ لی جائیں گی

صوبہ سرحد کو غذائی امداد

پشاور ۸ نومبر ۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے کل پشاور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد میں غذائی حالت نہایت نازک ہو چکی تھی ۔ لیکن امید ہے ۔ مرکزی حکومت کے چار ہزار ٹن اناج کے عطیہ کی وجہ سے سنبھل جائے گی ۔ اور اس مقدار سے جنوری تک بخوبی گزارہ ہو جائے گا ۔ اس کے علاوہ مرکز نے چار سو ٹن کھانڈ کا وعدہ بھی کیا ہے ۔

مصر کا احتجاج

معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے فلسطین میں خفیہ طور پر اسلحہ بھیجنے کے خلاف چیکوسلواکیہ سے سخت احتجاج کیا ہے ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل میکلوڈ روڈ سے شائع کیا

لاہور کے موقر جریدہ نگاروں کا صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نئے مرکز "ربوہ" میں ورود

ایک بے آب و گیاہ میدان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس

الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۸ ر نومبر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظر امور خارجہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی دعوت پر کل لاہور کے موقر جریدوں کے مدیران اور چیف رپورٹرز لاہور سے سو میل دور اس بے آب و گیاہ قطعہ زمین کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جسے صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے نئے مرکز کے لئے چن کر اس کا نام "ربوہ" رکھا ہے۔

مدیران اور چیف رپورٹرز کا یہ قافلہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ رتن باغ لاہور سے پونے نو بجے صبح موٹر کاروں پر روانہ ہو کر قریباً پونے بارہ بجے ربوہ پہونچ گیا۔ جہاں میدان کا احاطہ کئے ہوئے پہاڑوں کے دامن میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے خیمے کسی فوج کے ٹریننگ کیمپ کا منظر پیش کر رہے تھے۔

کاروں سے اترتے ہی جریدہ نگاروں کی نگاہیں جونہی دور تک پھیلی ہوئی پہاڑیوں کے سلسلے پر پڑیں جن کے دامن میں نصب شدہ خیموں کے مکین ان کے لئے سراپا خیر مقدم بنے کھڑے تھے۔ تو ان میں سے ہر ایک نے تھکن محسوس کئے بغیر ان پر چڑھ کر مناظر قدرت سے لطف اندوز ہونے کو ترجیح دی۔

کچھ رپورٹرز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے یہ دریافت کرنے میں مصروف ہو گئے۔ کہ انہوں نے شہری علاقوں سے دور ایک ایسے قطعے کو کیوں ترجیح دی۔ جسے حکومت باقاعدہ تحقیق کے بعد ناقابل کاشت قرار دے چکی ہے۔ اور جس کی خاک کو اکسیر بنانے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایک کثیر رقم خرچ کرنی پڑے گی۔ حضور نے مختصراً انہیں بتایا کہ گو یہ زمین موجودہ صورت میں واقعی مہنگی ہے۔ اور اس میں کوئی جاذبیت نہیں ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اسے ایک نہایت شاندار شہر کی صورت میں تبدیل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ جو دفاعی لحاظ سے بھی پاکستان میں محفوظ ترین مقام ہوگا۔ آپ نے انہیں یہ بھی بتایا کہ اس کے پاس دس پندرہ میل کے اندر بعض اس سے بڑے بڑے قطعات پڑے ہیں۔ جن کی زمین اس سے اچھی اور قیمت اس سے کئی گنا ہے۔ اور اگر حکومت چاہے تو صنعتی شہر آباد کرنے کے لئے وہ محفوظ ترین مقامات بن سکتے ہیں۔

جریدہ نگاروں کا یہ قافلہ جس نے قریباً سارا دن ربوہ میں گزارا مندرجہ ذیل مدیران اور رپورٹرز پر مشتمل تھا۔

کرنل فیض احمد فیض (چیف ایڈیٹر پاکستان ٹائمز) میاں محمد شفیع (چیف رپورٹر پاکستان ٹائمز) مسٹر جمیل الزماں (چیف رپورٹر سول اینڈ ملٹری گزٹ) مولانا عبدالمجید سالک مدیر اعلےٰ روزنامہ انقلاب۔ سردار فضلی (چیف رپورٹر روزنامہ احسان) میاں صالح محمد صدیق (چیف نیوز ایڈیٹر روزنامہ مغربی پاکستان) مولانا باری علیگ (برٹش انفارمیشن سروس) چوہدری بشیر احمد (نائب مدیر روزنامہ سفینہ) مسٹر عبداللہ بٹ (برٹش انفارمیشن سروس) مسٹر عثمان صدیقی (منیجر اینڈ چیف رپورٹر اسٹار نیوز ایجنسی) پروفیسر محمد سرور (مدیر ہفتہ وار آفاق) اور ثاقب زیروی (نامہ نگار خصوصی روزنامہ الفضل)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ اکابر سلسلہ میں سے مندرجہ ذیل احباب تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور۔ نواب محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب (نظارت امور عامہ)

انہی خیموں میں سے ایک خیمے سے ڈائننگ روم کا کام لیا گیا۔ جس میں کھانے وغیرہ کا سارا انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر سید محمود اللہ شاہ صاحب کے سپرد تھا۔ اور جنہوں نے اس فریضہ کو احسن طریق سے انجام دیا۔ کہ جریدہ نگاروں نے ربوہ سے رخصت ہوتے وقت ان کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔

کھانے کے بعد حضور نے پریس کے نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمین کو حکومت بالکل ناقابل کاشت قرار دے چکی ہے۔ گرمی کے متعلق ریسرچ والوں کا کہنا یہی ہے کہ یہاں گرمی بہت زیادہ پڑے گی۔ لیکن ہم اسی جنگل کو منگل بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ ایک عرصے کی کوشش کے بعد پانی نکلا ہے۔ لیکن وہ نمکین زیادہ ہے۔ لہذا ابھی مزید کوشش کی جائے گی۔ آپ نے "ربوہ" پر آباد کئے جانے والے شہر کا نقشہ سامنے رکھ کر بتایا کہ اس کی تعمیر امریکی طرز پر ہوگی۔ جس میں ہسپتال۔ کالج، سکول، ویٹرنری ہسپتال ریلوے سٹیشن۔ ڈاکخانہ واٹر ورکس اور بجلی گھر کے علاوہ صنعتی اداروں کے لئے بھی ایک طرف جگہ چھوڑی گئی ہے۔

حضور نے بتایا کہ ہم فی الحال پختہ بنیادوں پر کچی دیواریں ہی کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس پر کم از کم خرچ کا اندازہ ۱۳ لاکھ روپیہ ہے۔ اس کے بعد جب ہمیں اللہ تعالےٰ پختہ مکانات تعمیر کرنے کا موقعہ دے گا۔ تو مزید ۱۷-۱۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ گویا تیس لاکھ کے قریب رقم تو اس پر سلسلہ ہی کو خرچ کرنی پڑے گی۔ دوسرے لوگ جو اپنے مکانوں پر خرچ کریں گے وہ اس کے علاوہ ہوگا۔ اس سے آپ لوگ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں یہ زمین کتنی مہنگی پڑے گی۔ اور اس سلسلے کو کس قدر محنت اور مشقت کرنی پڑے گی۔

آپ نے اس کے علاوہ حدود اربعہ اور مغربی پنجاب کی ہندوستان سے لگنے والی سرحدوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ جگہ صوبے کے عین وسط میں پڑتی ہے۔ اور اگر اس کے محل وقوع میں خالی قطعات ارض پر حکومت جدید نمونے کے صنعتی شہر آباد کرائے۔ تو یہ شہر پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کا کام دے سکیں گے۔

حضور کے خطاب کے بعد چند ضروری کاموں کی وجہ سے پاکستان ٹائمز کے مدیر اعلےٰ کرنل فیض احمد صاحب۔ مسٹر عثمان صدیقی۔ شیخ بشیر احمد اور عبدالرحیم صاحب پراچہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور ان مہمانوں کو سڑک تک چھوڑنے کے لئے پیدل تشریف لے گئے

فیض صاحب کے روانہ ہو جانے کے بعد اخبار نویسوں کا یہ مجمع بیٹھنے کے لئے مخصوص خیمے میں آ گیا۔ جہاں مدیر اعلےٰ روزنامہ انقلاب حضرت سالک نے حاضرین کو اپنے کلام بلاغت نظام سے محظوظ فرمایا۔

یہ شعر و شاعری کا دور ابھی شروع تھا کہ نماز سے فراغت کے بعد حضور کا پیغامبر یہ پیغام لئے ہوئے پہنچا کہ آؤ ذرا اس سے آگے پندرہ سولہ میل چل پھر آئیں۔ چنانچہ یہ سارا کا سارا قافلہ کاروں پر سوار ہو کر اس سے ہزار ایکڑ بنجر زمین کے ایک میدان میں آ گیا۔ جس میں شمال میں بہت اونچی پہاڑیوں کا ایک لمبا سلسلہ تھا حضور نے ایک نئے شہر آباد کرنے کے لئے اس ٹکڑے کی اہمیت کی وضاحت کے بعد پہاڑیوں کی بلندی پر بنے ہوئے چند مکانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس پر ہندو یوگیوں کی ایک بستی تھی اور یہ بستی سارے ہندوستان کے ... یوگیوں کا مرکز تصور ہوتی تھی۔ اسے پنجابی میں بھگت بالناتھ کا ٹلہ یا ٹیلہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق روایت ہے اور یہاں ل وارث شاہ کے ہیرو رانجھا نے بھگت بالناتھ سے یوگ حاصل کیا تھا۔

واپسی پر سید محمود اللہ شاہ صاحب اور ان کے رفقاء کار (مولوی عبدالرحمن انور مولوی بشیر احمد رازی چوہدری عبدالسلام اختر) نے مہمانوں کو چائے پلائی اور چائے کے بعد قریباً پانچ بجے انتہائی خوشگوار ماحول میں جریدہ نگاروں کا یہ قافلہ حضور کے ہمراہ واپس لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں اگر کسی بد روی کی وجہ سے کوئی کار قافلے سے دور رہ جاتی تو حضور اپنی کار روک لیتے اور اس وقت تک نہ چلتے۔ جب تک ڈور سے کٹا ہوا یہ سا تھ نہ آملتا۔ القصہ صبح کے پونے نو بجے سے لاہور سے نکلا ہوا دنیائے صحافت کے علمبرداروں کا یہ قافلہ ٹھیک سوا آٹھ بجے واپس رتن باغ آ لگا۔ الحمد للہ۔

جنگ منچوریا میں چیانگ کے ۷ لاکھ آدمی ہلاک

پیکنگ ۸ ر نومبر۔ ایک غیر سرکاری مگر معتبر اطلاع کے مطابق جنرلسمو چیانگ کائی شیک کی فوجوں کے ۷ لاکھ آدمی منچوریا کی جنگ میں ضائع ہو گئے اگر شمالی فوجوں نے چینگ تہہ کو جس میں کمیونسٹوں کے کل ہوات داخل ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی فتح کر لیا تو پیکنگ خطرہ میں پڑ جائیگا۔ نانکنگ کی جانب کمیونسٹوں کے دباؤ کو کم کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں جنرل فو زوئی کی شمال میں فوجیں شی چیا چوانگ کی جانب اپنی پیشقدمی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ یہ شہر پیکنگ سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ فو زوئی خود بذریعہ ہوائی جہاز نانکنگ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں انہوں نے حکومت پر یہ ظاہر کیا ہے کہ اگر انہیں مدد نہیں ملی تو ان کی فوج کی موجودہ یاس انگیز صورت اور بھی بدتر ہو جائے گی۔

اگر جنرلسمو چیانگ کائی شیک مدد کرنے پر تیار ہو گئے تو وہ اپنی فوجوں کو جما کر لڑیں گے ورنہ توقع ہے کہ وہ ٹانگسن اور پیکنگ خالی کر دیں گے اور مغرب کی جانب چلے جائیں گے جہاں وہ کانسو اور ننگسیا صوبوں کے گورنروں کے ساتھ ایک آزاد اور غیر کمیونسٹ بلاک بنا لیں گے

ہر شخص (شمال کے طور پر صلح کی تحریک) نانکنگ کی جانب سے ایک بڑی سیاسی تحریک کی توقع کر رہا ہے (اسٹار)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے (ایڈیٹر)

روزنامہ
الفضل
۹ نومبر ۱۹۴۸ء

صلہ رحمی

جب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی۔ تو آپ اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اور آپ کے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ آپ اللہ تعالےٰ کی اتنی بڑی ذمہ داری کو جو آپ پر ڈالی جا رہی ہے کس طرح ادا کرسکیں گے۔ آپ گھر پہنچے تو اس غم سے آپ کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔ اور آپ بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ کی یہ متغیر حالت دیکھی۔ تو آپ سے اس کا سبب دریافت کیا آپ نے تمام حالات من وعن بیان کر دیئے۔ اور اپنا خدشہ بھی بتایا۔ اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی۔

كلّا واللہ ما یخزیك اللہ ابداً انك لتصل الرحم۔ وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی النوائب الحق (بخاری)

یعنی اللہ تعالےٰ کی قسم اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی ناکام ونامراد نہیں کرے گا۔ اور نہ وہ کبھی آپ کو رسوا ہونے دیگا۔ کیونکہ آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے۔ بے نواؤں کے بوجھ برداشت کرتے۔ ملک کے معدوم شدہ اخلاق دوبارہ قائم کرتے۔ مہمان کی خاطر تواضع کرتے۔ اور حقیقی مصائب پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلی نیکی کی بات جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہونا بیان فرمائی ہے۔ اور آپ کی ذات میں جس کی موجودگی کو اس بات کی دلیل بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو رسوا ہونے نہیں دے گا۔ وہ صلہ رحمی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلہ رحمی کو ادا کرنا کتنی بڑی نیکی کی بات ہے۔ یہ تو حضرت خدیجہؓ کا قول ہے۔ خود قرآن کریم میں بھی جہاں جہاں لوگوں سے نیکی کرنے کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً مسافروں۔ یتیموں اور غرباء کے حقوق ادا کرنے کا تذکرہ ہوا ہے وہاں ایتاء ذی القربیٰ یعنی رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا تقریباً ہمیشہ سب سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

الغرض ایک مسلمان کے لئے انفرادی نیکیوں میں سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اور قرآن کریم میں اس کی پابندی کی بار بار تاکید آئی ہے۔ انگریزی زبان میں بھی ایک مثل مشہور ہے۔ کہ نیکی گھر سے شروع ہوتی ہے۔ اور ہمیں پہلے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کی خبر لینی چاہیئے اسی طرح ہمارے ہاں بھی ایک مثل ہے یعنی اول خویش بعدہ درویش۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی عقل بھی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے۔ کہ ہم اپنے خویش واقارب سے نیک سلوک کریں اور پہلے ان کے حقوق ادا کریں۔ اگر ہم اس اصول پر عمل پیرا ہو جائیں۔ اور اپنے غریب رشتہ داروں کی خبر گیری کرتے رہیں۔ تو یقیناً ہماری سوسائٹی کی حالت بہت حد تک سدھر سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح گداگری بھی ختم ہوسکتی ہے۔ اگر صاحب استطاعت افراد اپنے اپنے قریبی رشتہ داروں کے جو غریب ہیں۔ اور اپنے گزارے کے لئے روزی پیدا کرنے کے ناقابل ہیں کفیل ہو جائیں۔ تو بہت تھوڑے ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کو اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کے آگے ہاتھ پسارنے کی ضرورت پڑیگی۔ اس طرح گداگری کا سوال بہت حد تک حل ہو جائیگا۔

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اس طرف بہت ہی کم خیال جاتا ہے۔ اکثر مسلمانوں میں ہی دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک بھائی تو بڑا امیر ہے۔ اور زر وجواہر میں کھیلتا ہے۔ تو دوسرا نانِ شبینہ کے لئے بھی محتاج ہے۔ جہالت اور سنگ دلی کی وجہ سے اسکو "شریک" سمجھا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ تو اتنی سنگ دلی دکھائی جاتی ہے۔ کہ امیر بھائی اپنے غریب بھائی کو ایذائیں دینے سے بھی نہیں چوکتا۔ اور اپنی دنیاوی کامیابیوں کو اپنے بھائی کے دل جلانے کا ذریعہ بناتا ہے۔ اسلام میں اس سے بڑھ کر بُری بات اور کوئی نہیں ہے۔

رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے کو غیر رشتہ داروں سے سلوک پر اسی لئے ترجیح دی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کے لئے فرض کر دیا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے غیر رشتہ داروں کے امیر رشتہ داروں کو یہی حکم ہے۔ اس لئے اگر سب لوگ اس اصول پر کاربند ہوں گے۔ تو غیر رشتہ داروں سے سلوک کرنے کے مواقع بھی یہاں کم ہو جائیں گے۔ یہ بات کتنی حکمت پر مبنی ہے۔ تھوڑے سے غور کے بعد ہر شخص معلوم کرسکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اگر ضرورت ہو۔ تو ہم دوسروں سے اچھا سلوک کرنے سے گریز کریں۔ اس حکم کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے ان مستحقین کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جن کے ساتھ نیکی کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مثلاً یتیم۔ مسافر اور اسی قسم کے دوسرے محتاج لوگ جو اپنی روزی نہیں کما سکتے رشتہ داروں سے سلوک کرنے کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ ہم دوسروں کے حقوق غصب کرکے اپنے رشتہ داروں کو دے دیں۔ مثلاً اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اگر ہم حکومت کے کسی ایسے عہدے پر متعین ہیں۔ کہ ہم اپنے اثر سے لوگوں کی ملازمت یا ٹھیکے کے حصول میں مدد کرسکتے ہیں۔ تو ہم کسی غیر کو جو زیادہ مستحق ہے محروم کرکے اپنے رشتہ دار کو ملازمت یا ٹھیکہ دلائیں۔ یہ بات نیکی میں شامل نہیں ہے۔ بلکہ یہ گناہ میں شامل ہے۔ صلہ رحمی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے ذاتی مال میں سے اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کریں۔ اور ان کے مصائب میں اپنی ذات کو تکلیف پہونچا کر بھی ان کا ساتھ دیں۔ دوسروں کے حقوق مار کر اپنے رشتہ داروں کی مدد کرنا قربانی نہیں کہلا سکتا اللہ تعالےٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنا ہی نیکی میں شمار ہوسکتا ہے۔ ورنہ ان حدود سے ذرا سا بھی ادھر ادھر ہونے سے گناہ لازم آتا ہے۔ اور یہ نیکی کرنا نہیں بلکہ اسکی ضد بن جائیگا۔

الغرض قرآن کریم کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے رو سے صلہ رحمی ایک نہایت اعلےٰ درجہ کی نیکی ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مستحق رشتہ داروں کی حتی الوسع خبر گیری کرے۔ اس طرح وہ نہ صرف اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہی بلند مراتب پائے گا۔ بلکہ خدمت خلق کے لحاظ سے بھی دنیا میں اس کی بہت قدر سمجھی جائیگی۔ اور ملک وقوم کے لئے بھی اس کا یہ فعل نہایت بابرکت اور مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ وہ اس طرح سوسائٹی میں ایک توازن کے قیام میں ممد ومعاون ثابت ہوگا۔

صلہ رحمی صرف مال ومتاع سے رشتہ داروں کو حصہ بٹانے تک ہی محدود نہیں ہے۔ اور یہ صرف ان کی مادی ضروریات زندگی کو پورا کرنا ہی نہیں۔ بلکہ اس میں ان کی روحانی ناداری کو دور کرنا بھی شامل ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں دین کی دولت سے نوازا ہے۔ تو ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے ان رشتہ داروں کو بھی جو اس دولت سے محروم ہیں۔ اس میں حصہ دار بنانے کی کوشش کریں۔ ہمارے بہت سے رشتہ دار جو دنیاوی مال ومتاع میں بڑے۔ بڑے صاحب نصیب ہیں اکثر دینی دولت سے محروم ہیں۔ وہ اسلام سے اتنے دور چلے گئے ہوئے ہیں۔ کہ ان کا خود بخود راہ مستقیم پر آنا مشکل ہو چکا ہے۔ بہت سے دنیا میں اس قدر غرق ہو چکے ہیں۔ کہ دین کا نام بھی ان کو بھولکر یاد نہیں آتا۔ ایسے دینی نادار اعزہ واقارب کی توجہ اللہ تعالےٰ کے دین کی طرف پھیرنا بھی صلہ رحمی ہی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالےٰ کا پیغام سب سے پہلے اپنے اعزہ واقارب کو ہی پہونچایا تھا۔ اور سب سے پہلے اس نعمت کو قبول کرنے والے بھی آپ کے اعزہ واقارب اور دوست ہی تھے۔ اس پیغام کو پہونچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہی آپ کو حکم دیا تھا۔ کہ اپنے رشتہ داروں کو اس کی دعوت دو۔ اور ان کو خدا کی طرف بلاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالےٰ نے پہلے اپنے رشتہ داروں کو ہی خطاب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دین کی دولت میں اپنے خویش واقارب کو حصہ دار بنانے سے بڑھ کر رشتہ داری کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کوئی چیز نہیں۔ دنیا کی دولت تو ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ لیکن دین کی دولت ایک پائدار دولت ہے۔ اس میں سب سے زیادہ حصہ لینے کے حقدار ہمارے اعزہ اور اقربا ہی ہونے چاہئیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی لئے بار بار جماعت کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے۔ کہ تبلیغ کا بہترین موقعہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ہمیں اس موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اپنے عزیزوں کو تبلیغ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ یقیناً اس طرح ہم صلہ رحمی کے فرض کی ادائیگی باحسن طریق کرسکتے ہیں۔

اگر ہم واقعی سچے دل سے احمدی ہوئے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ہمارے نزدیک احمدیت سے بڑی دولت کوئی بھی نہیں۔ کیونکہ ہم سے بہتوں نے دنیا کی دولت پر لات مار کر احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اور اس کے لئے اپنی ذات پر طرح طرح کے ظلم وستم برداشت کئے ہیں۔ ہم میں سے بہتوں نے احمدیت کے لئے مال ومتاع عزت وناموس تو کیا چیز ہے اپنی جانیں تک قربان کر دی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہمیں احمدیت کی دولت سے بڑھ کر کوئی دولت پیاری نہیں۔ اور نہ ہونی چاہیئے۔ اس لئے سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اس بیش بہا دولت سے محروم رکھیں گے تو ہم اپنے فرائض کی ادائیگی میں کتنی کوتاہی کے مرتکب ہوں گے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

عبادت الٰہی اور قرآن مجید

از دیباچہ تفسیر القرآن مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

قرآن عبادت الٰہی کے متعلق بھی تفصیلی روشنی ڈالتا ہے وہ عبادت کو چار اصولی حصوں میں تقسیم کرتا ہے (۱) وہ عبادت جس کی غرض خدا تعالےٰ کے ساتھ محبت اور اس کے ساتھ تعلق بڑھانا ہے (۲) وہ عبادت جو انسان کے جسم کی اصلاح کے لئے اور اسے خدا تعالےٰ کے لئے قربانیاں کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے ہوتی ہے (۳) وہ عبادت جو انسانوں کے اندر مرکزیت کی طرح پیدا کرنے کے لئے اور اتحاد و یگانگت کا احساس پیدا کرنے کے لئے مقرر کی جاتی ہے (۴) وہ عبادت جو بنی نوع انسان کی اقتصادی حالتوں میں یکسوئی اور یکرنگی پیدا کرنے کیلئے مقرر کی جاتی ہے۔ یہ چار اصول عبادت کے اسلام مقرر کرتا ہے اور ان چار اصول کے مطابق اس نے مختلف قسم کی عبادتیں مقرر کی ہیں۔ ان اصول کو تجویز کر کے اسلام نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ عبادت صرف اسی بات کا نام نہیں۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف دھیان دے۔ بلکہ بنی نوع انسان کی طرف توجہ کرنے سے بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کا فرض ادا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے یہ نکتہ بھی پیش کیا ہے کہ عبادات صرف انفرادی نہیں بلکہ وہ اجتماعی بھی ہوتی ہیں۔ انسان کا صرف یہی فرض نہیں کہ وہ خدا کے سامنے آپ پیش ہو جائے۔ بلکہ انسان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو بھی خدا کے سامنے پیش ہونے کے لئے تیار کرے۔ اس لئے قرآن کے جتنے احکام عبادت کے متعلق ہیں۔ وہ انفرادی بھی ہیں اور اجتماعی بھی ہیں۔

اسلامی نماز اور مسجدیں

خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرنے اور براہ راست خدا تعالےٰ کی ذات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اسلام میں نماز مقرر کی گئی ہے۔ یہ نماز دنیا کے اور تمام مذاہب کی عبادتوں سے مختلف ہے اس نماز میں انفرادیت اور اجتماعیت دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے اور رسم و نمائش کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ عبادتوں کے لئے بعض قسم کے گرجے اور مندر پہلے زمانہ میں بنا کرتے تھے اور جو جو تکلفات اس کے متعلق کئے جاتے تھے۔ قرآن نے ان سب کو منسوخ کر دیا ہے۔ قرآن خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے زمین کے ہر ٹکڑہ کو مستحق عبادت سمجھتا ہے کوئی ٹکڑہ اس بارہ میں فضلیت نہیں رکھتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قرآنی حکم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ جعلت لی الارض مسجداً خدا تعالےٰ نے ساری زمین کو ہی میرے لئے مسجد بنا دیا ہے۔ آپ کے اس فقرہ کے کئی معنے ہیں۔ مگر ایک معنی یہ بھی ہیں کہ دنیا کے ہر حصہ میں اور ہر جگہ پر مسلمان نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی گرجا میں جائے یا مندر میں جائے۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ ضرور کوئی پادری اس کو نماز پڑھانے والا ہو۔ اسلام پادریوں اور پنڈتوں کا قائل نہیں وہ ہر نیک انسان کو خدا تعالےٰ کا نمائندہ سمجھتا ہے اور ہر ایک انسان کو نماز میں راہنمائی کرنے کا حق دیتا ہے۔ بیشک اسلام میں مساجد بھی ہیں۔ لیکن وہ مساجد اسلئے نہیں کہ وہ جگہیں نماز کے لئے زیادہ مناسب تھیں بلکہ مساجد صرف اسلئے ہیں کہ کسی نہ کسی جگہ پر لوگوں کو جمع ہو کر اجتماعی نماز بھی ادا کرنی چاہیئے مساجد اجتماع کی سہولت کا ذریعہ ہیں۔ کوئی خاص رسوم اختیار نہیں کی جاتیں جس سے ان جگہوں کو متبرک کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مندروں اور گرجوں کو کیا جاتا ہے ہر چار دیواری جس میں مسلمان جمع ہو کر اجتماعی طور پر خدا تعالےٰ کی عبادت کریں وہ مسجد کہلاتی ہے۔ ... اس کے لئے کسی شکل کی ضرورت نہیں نہ وہاں کوئی آلٹر ہے نہ مقدسوں کی کوئی نشانیاں ہیں۔ سادگی سے مسلمان ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ ان کی عبادت تمام دنیوی آلائشوں سے منزہ اور پاک ہوتی ہے۔ کوئی باجا نہیں ہوتا۔ کوئی گانا نہیں ہوتا۔ کوئی ناچ نہیں ہوتا بڑے بڑے جبے پہن کر پادری نہیں آتے۔ شمعیں جلائی نہیں جاتی۔ سریلے ارغنوں اور خوشبودار دھونیوں سے لوگوں کے دماغوں کو مسحور کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ کھڑکیوں کے آگے لٹکے ہوئے پردے انسان کو ایک نئے دیکس طول پیش کر کے ڈرانے کی کوشش نہیں کرتے بزرگوں کی تصویریں انہیں خدا تعالےٰ کی جگہ اپنی طرف بلا نہیں رہی ہوتیں سب مسلمان وقت مقررہ پر ایک جگہ پر جمع ہوتے ہیں اور صفیں باندھ کر یہ بتانے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ جہاں ہم اپنے گھروں میں انفرادی نمازیں پڑھ کر آئے ہیں۔ وہاں ہم قومی طور پر بھی خدا تعالیٰ کی عبادت قائم کرنے کے لئے حاضر ہیں بغیر کسی باجے گاجے کے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اسکی ثنا کرتے ہیں اور اسکے حضور میں دعائیں کرتے ہیں اور اپنی اصلاح اور روحانی اور جسمانی ترقی اور اپنے دوستوں اور عزیزوں اور باقی سب دنیا کی جسمانی اور روحانی ترقی کے لئے اس کے سامنے درخواستیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی اس سادہ نماز کی شان یہ ہوتی ہے کہ نماز کے وقت میں کوئی مومن ادھر اُدھر نہیں دیکھ سکتا نہ نماز میں کسی اور سے بات کر سکتا ہے۔ غریب اور امیر ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ بادشاہ کے ساتھ اس کا خادم کھڑا ہونے کا حق رکھتا ہے۔ اس کا کناس بھی اسکے ساتھ کھڑا ہونے کا حق رکھتا ہے۔ نماز کے وقت میں ایک جج اور ایک مجرم۔ ایک جرنیل اور ایک سپاہی پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی کسی کی طرف انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ کوئی کسی کو اس کی جگہ سے پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔ تمام کے تمام خاموشی سے خدا تعالےٰ کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور امام کے اشارے پر رکوع اور سجود اور قیام کے احکام کو پورا کرتے ہیں۔ بعض وقت امام قرآن شریف کی آیتیں بلند آواز سے پڑھتا ہے تاکہ ساری جماعت ایک خاص نصیحت کو اپنے سامنے لے آئے اور نماز کے بعض حصوں میں ہر شخص اپنے اپنے طور پر مقررہ دعائیں یا وہ دعائیں جن کو وہ چاہتا ہے ادا کرتا ہے مساجد مسلمانوں کے اجتماع کی جگہ بھی ہیں اور مساجد مسلمانوں کے تمام قسم کے مذہبی اور ملکی کاموں کو سرانجام دینے کی جگہ بھی ہیں۔ مساجد ان کے مدارس بھی ہیں اور مساجد ان کے نکاح خانے بھی ہیں اور مساجد ان کی قضاء اور فیصلہ کے مقام بھی ہیں۔ جہاں ان کے مقدمات کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اور مساجد جنگی اور اقتصادی تدابیر کے فیصلہ کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ نماز کے علاوہ ایک اس قسم کی عبادت جس میں ذکر الٰہی کیا جاتا ہے۔ وہ بھی ہے۔ جبکہ انسان خاموشی سے بیٹھ کر اس کو یاد کرتا ہے۔ اور اسکی صفات کو اپنے دل میں جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

وعدوں کا وقت کے اندر ادا ہونا ہی سلسلہ کے لئے مفید ہو سکتا ہے

(۱) تحریک جدید کا بجٹ جماعت کے ان وعدوں کی بناء پر تیار کیا جاتا ہے جو وہ شروع سال میں اپنے واجب الاطاعت امام کے حضور پیش کرتے ہیں

(۲) یہ بجٹ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی مختلف سکیموں اور قائم شدہ مشنوں کے اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۳) اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہو تو تبلیغ اسلام کو مجوزہ سکیم کے مطابق جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

(۴) اسلئے آپ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کا وعدہ ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر تک ہر حالت میں ادا ہو جائے

(خاکسار عبدالرشید قریشی نائب وکیل المال)

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا سالانہ جلسہ قریب سے قریب آرہا ہے۔ امید ہے اس مرتبہ یہ جلسہ سالانہ ہمارے نئے مرکز ربوہ میں ہوگا اور یہاں تمام انتظامات نئے سرے سے کرنا ہوں گے حتی کہ رہائش کے لئے بھی خاص انتظامات کرنے ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت وہاں کوئی بھی مکان نہیں۔ خورد و نوش روشنی، پانی، صفائی تمام ہی انتظامات مدنظر ہیں۔ اس قسم کے اخراجات کے لئے احباب جماعت کے مشورہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ ہر احمدی پر جس کی کوئی آمد ہے لازم قرار دیا ہوا ہے۔ اس کی شرح سال کی آمد کا ایک سو بیسواں حصہ ہے۔ یعنی جس شخص کی ماہوار آمد سو روپیہ ہو یا سالانہ آمد بارہ سو روپیہ ہو اسکے لئے سال بھر میں دس روپیہ صرف بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ضروری ہے

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ جلسہ سالانہ کا چندہ جلد از جلد اپنے مقامی سیکرٹری مال یا محصل کو ادا فرمائیں یا اگر براہ راست مرکز میں چندہ بھجواتے ہوں تو مرکز میں بھجوا دیں تا جلسہ سے متعلق ضروری امور کی سرانجام دہی میں مالی تنگی کی وجہ سے کوئی روک واقع نہ ہو۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال)

مُستعار حیات انسانی کی کیفیت

(از مکرم عبدالمجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ منظوم کلام مندرجہ تذکرۃ الشہادتین میں سے تین شعر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن میں انسانی زندگی کی صحیح کیفیت بطریق اختصار بیان فرمائی گئی ہے۔ میں ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح بھی اپنی ناقص سمجھ کے مطابق دوستوں کے غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

پُر خطر است ایں بیابانِ حیات
صد ہزاراں اژدہائش در جہات
صد ہزاراں آتشے تا آسماں
صد ہزار آں سیلِ خونخوار و دماں
صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار
دشت پُر خار و بلائش صد ہزار

انبیاء علیہم السلام اور راست بازوں کا کلام مبالغہ آمیز الفاظ سے مبرّا اور پاک ہوتا ہے۔ حضورؑ نے پانچ مرتبہ لکوکھا کے الفاظ کلام مندرجہ بالا میں جو تحریر فرمائے ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔

ترجمہ:۔ فرمایا کہ انسانی زندگی کی مثال اس جنگل بے آب و گیاہ کی طرح ہے جو طرح طرح کے خطرات سے پر ہے۔ جس کے ہر طرف یعنی دائیں، بائیں، آگے، پیچھے، اوپر اور نیچے دسیوں، بیسیوں یا سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں نہیں بلکہ لکوکھا سانپ موجود ہیں اور سانپ بھی سب سے خطرناک یعنی اژدہا ہیں۔ جس سے مراد وہ تکالیف اور مختلف قسم کے مصائب یعنی غم و ہم و بیماریاں اور دیگر بے شمار تفکرات ہیں جو انسان کو پیش آتے رہتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ آسمان تک پہنچنے یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے خالق و مالک سے موافقت تامہ پیدا کرنے کے واسطے لکوکھا کوششوں کو جو آگ سے مشابہ ہیں اختیار کر کے اللہ تعالےٰ سے اتصال کا مقام حاصل ہوتا ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ نفسِ امارہ کے جذبات، جو قدم بقدم پر پیش آتے ہیں اور معمولی نہیں بلکہ اس پر زور سیلاب کی طرح ہوتے ہیں جس کو روکنے کے لئے بڑے مضبوط بند سیمنٹ اور پتھروں کے لگوانے پڑتے ہیں۔ انسانی مضبوط عزائم جو غیر معمولی ہوں ان کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

تیسرے شعر میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے کوچہ کا سفر معمولی مسافت کا نہیں بلکہ لکوکھا کوس چلنا پڑتا ہے یعنی یہ مرحلہ اس قدر بلند ہے جس کی مسافت کو لکوکھا کوس سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر آن نفس امارہ کے مقابلہ میں مغلوب ہونا پھر نفس لوامہ کے سہارے سے مقابلہ کرتے رہنا حتیٰ کہ بے انتہا لغزشوں اور شکستوں کے بعد غالب آ کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی اعلیٰ معرفت کے لئے جد و جہد کرنا سہل امر نہیں بلکہ اس جنگل کو طے کرنے کے برابر ہے جو کانٹوں سے بھرا ہوا ہو۔ جس کی وجہ سے چلتے وقت پاؤں میں، ہاتھوں میں، سر میں اور جسم کے باقی حصوں میں کانٹوں کے لگنے سے بیحد تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اور علاوہ خطرناک کانٹوں کے طرح طرح کی جانگداز تلخیاں جو لکوکھا کی تعداد میں ہیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ گویا بے شمار دقتیں خدا تک پہنچنے کی راہ میں حائل ہیں۔ ان حالات میں ہر باسمجھ انسان اپنی مستعار زندگی کے ان مصائب کو دیکھ کر مشکلات پر قابو پانے کے لئے ہر آن چوکس رہنے اور بے چینی سے زندگی کی کشمکش پر فتح پانے کے واسطے بیدار ہو جاتا ہے۔ گویا اوّل درجہ [illegible] انسان [illegible] بعد ازاں محبت، دوسرے مخلوق کے ساتھ محبت پیدا کرنا اس کے بعد با اخلاق انسان بننے کی تگ و دو میں انتہائی کوشش کرنا اور پھر تیسرا درجہ یہ کہ باخدا انسان بن جائے یعنی اللہ تعالےٰ سے حقیقی اتصال حاصل ہو جائے جو انسانی پیدائش کی غرض اصلی ہے۔

۲۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے انسانی زندگی کی مشکلات کا نقشہ رؤیا میں بمقام شملہ ۱۹۲۴ء میں اس طرح پر دیکھا کہ حضور ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر جانا چاہتے ہیں۔ مگر راستہ میں نہایت ڈراؤنی شکلیں نظر آتی ہیں۔ بعض جگہ ننگے دھڑ پڑے ہیں، بعض جگہ طرح طرح کی بلائیں راستہ میں منہ کھولے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ بعض محض دھڑ سے الگ سر پڑے ہوئے کودتے ہیں۔ ان مشکلات کی وجہ سے راستہ طے کرنا بالکل ناممکن نظر آیا تو حضور کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے سمجھایا گیا کہ الفاظ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ڈھونڈتا ہوں" کہتے جاؤ۔ چنانچہ حضور نے یہ پڑھنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے راستہ کی کل ڈراؤنی شکلیں دور اور غائب ہوتی چلی گئیں۔ حتیٰ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یہ تمام سفر کر کے سلامتی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

(۳) ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے انسانی زندگی کی حقیقت کے متعلق فرمایا کہ دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں سے قریباً نصف حصہ رات کا سونے کے لئے باقی تیرہ چودہ گھنٹوں میں سے کھانے پینے کے لئے وقت، عبادت الٰہی کے لئے وقت، دفاتر یا دیگر کاروبار کے لئے وقت، رفع حاجات ضروری کے لئے وقت، اپنی بیماری اور دوسروں کی تیمارداری و دیگر ہنگامی کاموں کے اوقات نکال کر روزانہ ذاتی آرام کے لئے بمشکل گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ ملتا ہے۔ اس حساب سے لمبی عمر نوے نوے سال پانے والے انسان کو خالص آرام جسم کے لئے دو اڑھائی سال کا وقت ملتا ہے۔ اندریں حالات یہ کس قدر بڑی بات ہوگی کہ ایسے قلیل عرصہ کے لئے اللہ تعالےٰ یعنی اپنے خالق و مالک سے جس نے ہمیں پیدا کر کے دنیا میں بھیجا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے جیسا کہ قرآن کریم اور ایک لاکھ بیس ہزار انبیاء علیہم السلام و خدا کے راست بازوں کی شہادت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے اس عظیم الشان اور اصلی خوشحالی کے سرچشمہ کی طرف رغبت اور بے تابانہ محبت سے نہ دوڑیں۔ بالخصوص موجودہ زمانہ میں جو مادیات اور روحانیات کا آخری خطرناک تصادم ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے تاکیدی طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اب اللہ تعالےٰ کی جھنجوڑ کے بعد ہمارا یہ پروگرام ہونا چاہیئے کہ ہماری زندگیاں ہمارے لئے نہ ہوں بلکہ حضرت رسول عربیؐ (فداہ ابی و امی) فخر الانبیاء محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور حضور صلعم کے نام کو زندہ کرنا ہو۔ اور نیز فرمایا ہے کہ وقت کے ایک ایک سیکنڈ کی قدر کی جائے اور سوچنا چاہیئے کہ اتنی بڑی مصیبت اور بلا کے بعد ہماری زندگیوں میں کونسا تغیر پیدا ہوا ہے۔ اور رات کو تم اس وقت تک سو نہیں جب تک اس امر کا جائزہ نہ لے لو کہ تم نے دن بھر میں کیا کیا ہے؟ اور اسی طرح ایک یادداشت تحریری اپنے پاس رکھی جائے جس میں دن بھر میں کچھ کچھ وقفے کے بعد اپنے کاموں کا محاسبہ کرنے کی یادداشت درج کی جائے۔ جس سے تم کو اپنے اندر ایک نیک تغیر پیدا کرنے کی توفیق ملے گی۔"

خدا کرے ہم میں ہر ایک کو اس ارشاد کے مطابق اپنی زندگی میں پاک تغیر پیدا کرنے کی توفیق ملے آمین۔

ریلوے مسافر

بالعموم دیکھا گیا ہے کہ ہماری ریلوے ٹرینوں میں مسافر چڑھنے اور اترنے وقت بہت ہی بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً چلتی گاڑی پر چڑھنے اور اترنے کی عادت عام ہے۔ جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے بچھڑنے کے علاوہ مالی اور جانی نقصان کے حادثے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے عوام کو خود بھی اس مذموم حرکت سے باز رہنا چاہیئے اور ایسا کرنے والوں کو ملعون کرنا چاہیئے۔

زندگی جیسی انمول چیز کو اس طرح خطرہ میں ڈالنا خودکشی کے مترادف ہے۔ مسلمان کی زندگی خدا کی راہ میں قربان کرنے اور جب تک اس کی طرف سے زندگی عطا ہے اس کی راہ میں خرچ کرنے اور اس کے پیغام پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہے نہ کہ یونہی غفلت کی نذر کرنے کے لئے۔

ریلوے کے محکمہ کو چاہیئے کہ جس طرح اس نے بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے کے خلاف پراپیگنڈے کے ذریعہ ایک مہم جاری کی ہوئی ہے اسی طرح اس مذموم فعل کے خلاف بھی مہم جاری کرے۔ ہمارے عوام کو ابھی توجہ دلائے جانے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ پوسٹروں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ ان حرکات کی قباحت واضح کی جانی چاہیئے۔

ایک اور اہم بات جس کی طرف ریلوے حکام کی توجہ مبذول کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ٹکٹ کلکٹروں کو سخت ہدایت کی جائے کہ کسی شخص کو چلتی گاڑی پر سے اترنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے چہ جائیکہ انہیں ایسا کرنے سے باز رکھا جائے۔ بعض ٹکٹ چیکر اگر کسی مسافر کو غلط درجہ پر بیٹھا دیکھتے ہیں تو وہ اسے چلتی گاڑی میں ہی اتر کر دوسرے ڈبہ میں جانے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ میں نے بچشم خود وزیر آباد اسٹیشن پر اس قسم کا ایک افسوسناک واقعہ دیکھا ہے۔ پاکستان ایکسپریس میں سے ایک دیہاتی شخص جس کی اہلیہ زنانہ ڈبہ میں تھی اتر کر پانی لینے گیا۔ ابھی وہ ایک انٹر کلاس ڈبہ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ گاڑی حرکت میں آ گئی اور وہ اسی ڈبہ میں سوار ہو گیا۔ اس وقت ایک ٹکٹ چیکر بھی اس ڈبہ میں سوار ہوا اور اس مسافر کو مجبور کر کے چلتی گاڑی میں اتار دیا۔ گاڑی کی رفتار تیز ہو گئی اور وہ پھر سوار نہ ہو سکا۔ گاڑی سے اترتے ہوئے وہ پلیٹ فارم پر چت گر پڑا لیکن خدا نے اسے بچا لیا۔ ورنہ ہو سکتا تھا کہ وہ گاڑی کے نیچے آ کر کٹ جاتا۔

(خوشنود بخت)

نمائندگان مشاورت سے درخواست

ڈیڑھ سال قبل قادیان میں مشاورت کے موقع پر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز اور تنظیم جماعت کے وعدوں اور وصولی کے بارے میں احباب جماعت کو توجہ دلائی اور کسی قدر فوری ضروریات کا ذکر فرمایا۔ تو نمائندگان مشاورت نے بیک زبان یہ کہا تھا کہ ہمیں اس چندہ کی اہمیت بتائی نہیں گئی تھی۔ اب ہم سمجھ گئے ہیں اور خواہ ہم کو رہنا پڑے۔ خواہ ضروری اشیاء فروخت کرنا پڑیں یہ چندہ ہم بہرحال مدت مقررہ میں ادا کریں گے۔

اس کے چھ ماہ بعد وہ حادثات پیش آئے کہ ہمیں قادیان سے آنا پڑا۔ چاہیئے تھا کہ ان کے حالات کے پیش نظر ہر وعدہ کرنے والا اپنے تمام کام پیچھے ڈال کر پہلے اس چندہ کو ادا کرتا۔ لیکن اس وقت وصولی کل وعدہ کی چوتھائی تھی۔ حضور نے جماعت کو پھر اس چندہ کی ضرورت اور اس کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن رفتار وصولی میں نمایاں فرق نہ پڑا۔ نظارت بیت المال کی طرف سے ہر جماعت بلکہ ہر وعدہ کنندہ کو علیحدہ علیحدہ چٹھیاں جاتی رہیں اور جا رہی ہیں لیکن کل وعدے سے ابھی کافی رقم قابل وصول ہے

قادیان سے متعلق ضروریات کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار ذکر فرما چکے ہیں۔ اخراجات بڑھ رہے ہیں لیکن آمد اس کے مقابل پر بہت کم ہے نمائندگان مشاورت سے خاص طور پر اور عہدیداران مقامی سے عام طور پر درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ اگر کسی کے پاس حفاظت مرکز کے چندہ کی مفصل فہرست جس میں نام احباب اور وعدہ اور اب تک وصولی درج ہے اس وقت نہ ہو تو فوراً نظارت بیت المال سے طلب کریں۔ اور بقایا دار احباب کو حفاظت مرکز جیسے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر ان سے اس چندہ کی فوری وصولی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نظارت بیت المال

چندہ حفاظت مرکز اور ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتے ہیں۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضٰعفہ لہٗ اضعافاً کثیرۃ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس کے بدلے کئی گنے زیادہ اجر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن اپنی قیمتی سے قیمتی چیز بھی اس کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی دے گا اس سے کئی گنا زیادہ اسے واپس ملے گا۔ گذشتہ سال سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز کی تحریک فرمائی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ زمیندار احباب اپنی جائیداد وں کا ۱/۴ حصہ اور ملازم پیشہ احباب ایک ماہ کی پوری آمد مرکز احمدیت کی حفاظت کے لئے ادا کریں۔ احباب نے اس تحریک کا خیر مقدم کیا اور اپنے وعدے اپنے آقا کے حضور پیش کر دئیے۔ بہت سے احباب اپنے وعدہ کا ایفا کر کے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی ایک معقول تعداد ایسے احباب کی ہے جنہوں نے یا تو ابھی تک اس تحریک میں کچھ بھی ادا نہیں کیا یا ان کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہے نظارت بیت المال ایسے تمام احباب کو بذریعہ اعلان ہذا ان کا وعدہ یاد دلاتی ہوئی درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد سے جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ اس مد کے اخراجات بدستور سابق ہو رہے ہیں اور یہ اخراجات ایسے اہم اور ضروری ہیں کہ جن کو کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ پس اپنے وعدوں کو پورا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سے سرخروئی حاصل کریں۔

نظارت بیت المال

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر تجارت کے انچارج حسن محمد خانصاحب عارف ہیں اور خاکسار کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملک عبدالرحمٰن صاحب قصور کے ماتحت اینگلو افریقن کمپنی کراچی میں کام سیکھنے کے لئے حکم فرمایا ہے۔ اس لئے تجارتی امور کے متعلق حسن محمد خانصاحب عارف جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام تحریر فرمائیں

خاکسار خواجہ عبدالکریم

ولادت !

خاکسار کے لڑکے عزیز عبدالغنی آبادان ایران کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے عبدالسمیع نام تجویز فرمایا۔ احباب نومولود کی باصحت درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

خاکسار ضمیر الدین از احمد نگر تحصیل چنیوٹ
معرفت لالیاں ضلع جھنگ

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء و ۲ نومبر ۱۹۴۸ء میں خریداران اراضی ربوہ کی جو دو فہرستیں شائع ہوئی ہیں ان میں بعض نام غلط ہیں۔ صحیح نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں احباب تصحیح فرمالیں

۳۰ - چک ۱۲۹/۵ کی بجائے چک ۱۳۰/۵ پڑھا جائے۔
۳۷ - شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مکان ۱۸/۱ رام گلی ۳ لاہور۔
۵۹ - مستری محمد ابراہیم صاحب آف دارالعلوم قادیان حال ملٹری ڈیری فارم لاہور کینٹ۔
۶۱ - سعید پور کی بجائے منڈ پور پڑھا جائے۔
۷۲ - مبشر احمد کی بجائے بشیر احمد پڑھا جائے
۱۵۴ - محمد شریف صاحب ولد شیخ فقیر علی صاحب ککے زئی سابق محلہ دارالفضل حال کنسٹیبل پولیس منٹگمری۔
۱۶۶ - عبدالرشید صاحب راشد بیرون دہلی دروازہ لاہور (کلرک دفتر محاسب کے الفاظ منسوخ سمجھے جائیں)
۱۷۴ - محمد لیسین کی بجائے محمد حسین پڑھا جائے
۱۷۹ - ڈاکٹر عمر الدین صاحب سپیشل ایم۔ بی۔ بی ایس کلاس لاہور
۱۸۸ صوبیدار بشیر الحق صاحب و صوبیدار نصیر الحق صاحب فیروز پوری۔
۱۹۰ - محمد حسن صاحب آف محلہ دارالبرکات قادیان۔

۲۲۲ - ملک سعادت صاحب ابن ملک مولا بخش صاحب کراچی۔
۱۸۰ و ۲۹۴ - چوہدری غلام اللہ صاحب ڈائریکٹر انچارج شاہ نواز لمیٹڈ بنک سکوائر لاہور ۸ کنال۔
۳۱۴ - بنت چوہدری احمد کی بجائے چوہدری غلام سرور پڑھا جائے۔
۳۱۵ - چوہدری غلام سردار خاں کی بجائے چوہدری غلام سرور پڑھا جائے۔
۳۲۴ - آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری کرامت اللہ صاحب صدر کراچی
۳۴۳ - شیخ محمد عبدالرشید صاحب آف بٹالہ حال گکھڑ
۳۴۸ - چک ۹/ج ب کی بجائے چک ۹۸ جھنگ برانچ پڑھا جائے۔
۳۶۲ - بابو محمد بخش صاحب سنوری
۴۲۴ - حنیفہ طاہرہ صاحبہ شہر سیالکوٹ
۵۰۸ "برائے عبدالرشید صاحب" زائد ہے اسے منسوخ سمجھا جائے۔
۵۳۰ "راجہ بشیر احمد صاحب واقف زندگی" کی جگہ "راجہ محمد نواز صاحب واقف زندگی" پڑھا جائے۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ اور انسپکٹران بیت المال

ہمارا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے گویا کہ اس وقت ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ مگر چندہ جلسہ سالانہ اس سرعت سے وصول نہیں ہو رہا جس کا حالات تقاضہ کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ انسپکٹران بیت المال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جس جس جماعت کے لئے معائنہ کے لئے جائیں وہاں خصوصیت سے چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق سعی بلیغ فرمائیں اور اندریں بارہ جو کارروائی کریں اس سے دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیں۔

نظارت بیت المال

عالمگیر معاشی بحران رفع کرنے کی ذمہ واری

لنڈن (ریڈیو سے) برطانیہ کی مزدور تحریک کی تاریخ کے موجودہ دور میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ برطانیہ کی مزدور سماؤں کا اس امر کا پورا پورا احساس ہے کہ عالمگیر معاشی بحران کو رفع کرنے کی سب سے اہم صورت یہ ہے کہ پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے۔ اس حقیقت کو ماننا پڑتا ہے کہ برطانیہ کی مزدور تحریک کے لیڈر نہ صرف برطانوی معیشت کو بحال کرنے اور لوگوں کی زندگی کے لئے آسانیاں مہیا کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں بلکہ ان کے پیش نظر یہ امر بھی ہے کہ وہ دنیا کے دوسرے ملکوں کی معیشت کو بھی بحال کریں۔ برطانیہ کی مزدور تحریک نے علمبردار پیدا وار بڑھانے کے طریقوں کو بہتر بنانے میں کوشاں ہیں۔ (دستار)

آسٹریلوی جزیرہ میں مردم خوری

سڈنی ۸ نومبر خلیج کارپنٹیریا میں دورافتادہ جزیرہ بنٹنگ آباد ۳۰۰ قدیمی باشندوں کا راز معلوم کرنے کے لئے آسٹریلیا کی خاتون ڈاکٹر ویڈ ناتھفاسن آسٹریلیا سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہونے والی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت جزیرہ مذکور میں صرف ۴۸ آدمی زندہ ہیں۔ چونکہ یہ مسند ہے کہ جزیرہ بنٹنگ کے لوگ مردم خوری کے عادی ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر ویڈ ناتھفاسن تحقیقات کرنے کے لئے وہاں نہیں جائیں گی بلکہ وہ قریب کے جزیرہ مارننگٹن سے تفتیش کا کام کریں گی۔ جہاں جزیرہ بنٹنگ سے آمدہ کچھ لوگ آباد ہیں۔ مگر وہ تقریباً اندھے ہیں اور نا قدکنفی کے معائب میں مبتلا ہیں (دستار)

روس عرب حکمرانوں کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے

لندن ۸ نومبر اس ہفتہ کے آخر میں فلسطین کی صورت حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ کی حمایت کے ساتھ پابندی کی قرارداد منظور ہونے کے باوجود یہودی اقوام متحدہ کے احکام کی خلاف ورزی کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

تل ابیب کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اگرچہ حکومت اسرائیل اب بھی عربوں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے لیکن وہ کم و بیش کھلم کھلا طور پر اس مفروضہ کی بنیاد پر کہ اقوام متحدہ کوئی فیصلہ کن اقدام نہیں کر سکتی۔ اس عسکری خلا کو پر کرنے کی جدوجہد جاری رکھے گی۔ جو عرب قوموں کے جبری انخلا سے پیدا ہو گیا ہے اب حکومت اسرائیل مصری فوج کو فلسطین سے نکلا ہوا سمجھتی ہے۔ لیکن وہ اقوام متحدہ کی کسی پر اثر کارروائی سے قبل دوسری عرب فوجوں پر یہودیوں کی برتری کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے۔

اس دوران میں آج پیرس میں یہ سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے کہ ان کو سلواکیہ سے آمدہ یہودی فوجوں کے واسطے روس کی امداد سے فوجی مسافرت کا بہت منظم انتظام کیا گیا ہے۔ اور روسی افسر اسرائیلی فوجوں کے ساتھ موجود تھے۔ اس سے اس بات کا قطعی ثبوت ملتا ہے کہ آہنی پردہ کے پیچھے سے اسرائیل کی کمک جاری ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ روس نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان براہ راست مذاکرات کی پرزور حمایت کی تھی۔ لیکن اس کی پشت پر یہ کوشش کام کر رہی ہے کہ مغربی ملوکیت پرستی کے خلاف لڑنے والوں میں عربوں کو یہودیوں کے دوش بدوش پیش کیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ روس نے خفیہ طور پر مصر کے سامنے یہودیوں سے براہ راست تصفیہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ کیونکہ مشرق وسطیٰ کی توسیع پسندانہ تحریکوں کو رد کرنے اور مصری فوج کو زیادہ نقصان سے بچانے کا یہی ایک طریقہ ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ روس فلسطین میں عملی طور پر عربوں اور یہودیوں کی مشترکہ کمیونسٹ پارٹی کی حمایت کر رہا ہے۔ روس پارٹی کی پالیسی کا ایک سیاسی نکتہ یہ ہے کہ یقیناً بشمول شاہ مصر تمام جاگیری طریقوں کے حامی رجعت پسند عرب حکمرانوں کو گرا دیا جائے۔

لنڈن کے مبصروں کا خیال ہے کہ عرب اب بھی روسی پالیسی کا جواب دے سکتے ہیں۔ اور اپنے وقار کو کسی قسم کی آنچ آئے بغیر اسرائیلی توسیع کو روک سکتے ہیں اور وہ اس طرح سے کہ وہ سب متفقہ طور پر برنا ڈوٹ کی سفارشات کو منظور کر لیں۔

(اسٹار)

امریکہ کو اپنی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے

قاہرہ ۸ نومبر وزارت خارجہ میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں ابراہیم دسوقی عبازہ پاشا نے امریکی پالیسی سے متعلق اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ نیویارک اور پنسلوینیا کے یہودیوں نے مسٹر ٹرومین کے خلاف رائے دی تھی۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہ جو کچھ ان سے حاصل کرنے کی توقع رکھتے تھے حاصل کر چکے۔ اور انہوں نے اب مسٹر ڈیوی سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کی خدمت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چونکہ مسٹر ویلس کمیونسٹوں سے ہمدردی رکھتے تھے اور چونکہ کمیونسٹ صیہونیوں کو مدد پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے بہت سے یہودیوں نے مسٹر ویلس کو بھی رائے دی تھی۔ عبازہ پاشا نے مزید کہا کہ امریکہ اور تمام جمہوریتوں کے اہم مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے اور عرب ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں۔ اس لئے امریکہ کو موجودہ حالات میں اپنے اصلی مفادات اور آزادی اور انصاف کے اصولوں کی روشنی میں ان تعلقات پر نظر ثانی کرنی چاہیئے (اسٹار)

امریکہ کی طرف سے فرانس کی خفیہ مدد

واشنگٹن ۸ نومبر۔ انتہائی ذمہ دار حلقوں نے اس اطلاع کی تصدیق کی ہے کہ امریکی حکومت خفیہ طور پر جرمنی کے فرانسیسی علاقہ میں موجودہ فرانسیسی فوج کے تین ڈویژنوں کو پھر سے آراستہ کرنے اور ان کی کرنے پر تیار ہو گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے براہ راست امریکہ سے ٹینک اور دوسرے اسلحہ امریکی علاقہ میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہاں سے انہیں فرانسیسی علاقہ میں روانہ کر دیا جاتا ہے

فرانسیسی حکومت کے حکام نے فرانس کی مسلح فوجوں کو آراستہ کرنے کے لئے امریکی امداد کی جو اپیل کی تھی اس کے جواب میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل نے خود رضامندی کا اظہار کیا ہے فرانس کی تین ڈویژنوں کو آراستہ کرنے اور انہیں برقرار رکھنے کے لئے امداد کرنے پر تیار ہونے کے علاوہ امریکی حکومت نے پھر یہ حکم دیدیا ہے کہ امریکہ بھر کے فوجی ڈپوؤں میں جو فوجی ہتھیار رکھے ہوئے ہیں انہیں کانگرس کے فوجی امداد کے پروگرام کو منظور کر دینے کی صورت میں فرانس برطانیہ اور مغربی یورپ کے دوسرے ملکوں کو آئندہ موسم بہار میں روانہ کرنے کے لئے تیار رکھا جائے۔ (اسٹار)

چین میں قوم پرستوں کی مدافعت

پیکنگ ۸ نومبر یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ چھ سو جاپانی تجربہ کار مارشل ین ہائی شان کی محصور شدہ صوبائی صدر مقام کی فوج ان کی مدافعت میں مدد کر رہے ہیں کمیونسٹوں کے خلاف مرکزی حکومت کی ایک ڈویژن کے ساتھ جاپانی شہر کے دفاع میں ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں کمیونسٹ سپاہی "معمولی قسم کے لڑنے والے ہیں۔ دفاعی طیارے ہنگامی فضائی مستقر استعمال کر رہے ہیں کیونکہ دوسرے فضائی مستقروں پر کمیونسٹ گولہ باری کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ ۱۲ توپوں سے گولہ باری کر رہے ہیں مگر ان کے نشانے صحیح نہیں ہیں آبادی بہت بے چینی سے قوم پرست جنرل فو زوئی کی جنوب کی طرف دار الحکومت کی جانب رفتار کو دیکھ رہی ہے اگرچہ وہ ابھی ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اہم ترین اجلاس

قاہرہ ۷ نومبر۔ توقع ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس جو جلد ہی منعقد ہونے والا ہے۔ ایک اہم ترین اجلاس ہو گا۔ اگرچہ اس اجلاس کا سرکاری طور پر کوئی ایجنڈا شائع نہیں کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ فلسطین پر ہر زاویہ سے غور کیا جائے گا۔ اس دوران میں عرب لیگ کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے گذشتہ چند دنوں سے بعض حقائق پسندانہ بیانات کی وجہ سے خروش و خروش سے بھر گئی ہے اس سلسلہ میں عراق کے ڈاکٹر فاضل الجمالی کے بیان کو خاص اہمیت حاصل ہے جس میں انہوں نے مستحکم زیادہ با عمل کی پرزور اپیل کی تھی۔ (اسٹار)

اعلان

یونائیٹڈ کنگڈم ٹریڈ کمشنر لاہور کا دفتر ۸ نومبر ۱۹۴۸ء سے نیشنل ہاؤسنگ سکوئر دی مال لاہور پر کھل چکا ہے اس دفتر کا رجسٹرڈ ٹیلی گرافک ایڈریس "ٹریڈکم لاہور" ہے مسٹر جے ایف ٹنڈرساڈس ایم، بی، ای لاہور یونائیٹڈ کنگڈم سینئر ٹریڈ کمشنر برائے پاکستان کے دفتر واقع کراچی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ تاکہ اپنے نئے عہدے کے فرائض سنبھالیں تقسیم کے بعد پاکستان میں اپنی نوعیت کا یہ دوسرا دفتر ہے۔

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

مسماۃ امینہ بی بی نابالغہ دختر مولو بر فاقت بشیر ولد بہادل قوم جٹ گوندل سکنہ ہیجی تحصیل پھالیہ

بنام

سندر سنگھ وحویلا سنگھ پسران ہری سنگھ اروڑہ سکنہ ہیجی تحصیل پھالیہ

دعویٰ واگذار ہے اراضی رقبہ موضع ہیجی تحصیل پھالیہ مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہے اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو تو مورخہ ۱۲/۱۲/۴۸ کو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار محابانہ حاضر عدالت ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ میں لائی جائے گی۔ ۲۷/۱۰/۴۸

مہر عدالت ہذا — دستخط حاکم

اعلان نکاح

آج مولوی سیف الرحمن صاحب نے میری لڑکی فرحت جہاں بیگم صاحبہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر عبد الباری صاحب بی۔اے بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر سے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

محمد نقیر اللہ خاں (ریٹائرڈ)
ڈپٹی انسپکٹر سکولز

سابق جرمن وزیر کی گرفتاری

لنڈن ۸ رنومبر جنیال ہے کہ دی کے رلیش منسٹری کے سابق وزیر ڈاکٹر شاخت کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

مسٹر نور الامین کی تقریر

ڈھاکہ ۸ رنومبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے کل ڈھاکہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی رواداری اور اخوت سے ہی خوشحال ہو سکتا ہے لہذا پاکستان کی دونوں بڑی قوموں کو مل جل کر اسے خوش حال بنانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ اسلامی ریاست کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کے سوا دوسروں کیلئے جگہ نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق ان سے کسی قسم کی بیگانگی نہیں برتی جاسکتی۔ لہذا انہیں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات

پشاور ۸ رنومبر سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے افغانستان کے سفیر مارشل شاہ ولی شاہ سے ملاقات کے بعد بیان دیتے ہوئے کہا کہ افغانستان اور پاکستان کی دونوں حکومتوں کو احساس ہے کہ دونوں کا فائدہ باہمی اتحاد اور تعاون میں ہی ہے۔ آپ نے کہا۔ بہت جلد دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی سمجھوتہ ہو جائیگا۔

صلح کی کوئی صورت نہیں

چنکنگ ۸ رنومبر جنرل چیانگ کائی شیک نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کمیونسٹوں سے سمجھوتہ کرنے کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ اور نہ ہی موجودہ حالات میں یہ ممکن ہے۔

لاہور ۸ نومبر آج مسٹر منڈل نے پاکستان کے اچھوتوں سے پاکستان کیلئے ہر ممکن قربانی دینے کی اپیل کی۔

ایک لاکھ مہاجرین آباد ہو گئے

کراچی ۸ رنومبر۔ آج ایک پریس کانفرنس میں خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ مغربی پنجاب سے تین لاکھ مہاجرین آئے تھے ان میں سے ایک لاکھ کو دادو اور لاڑکانہ کے اضلاع میں زمینیں دی جاچکی ہیں۔ اور شاید ہی کوئی پناہ گزیں ایسا ہو۔ جسے جائے پناہ نہ ملی ہو +

مغربی افریقہ میں یورینیم ملک کے خوشحال ہو جانے کا امکان

کیپ ٹاؤن ۸ رنومبر۔ ایٹمی دور کی سب سے اہم دھات یورینیم جنوبی افریقہ کی خوشحالی کا ایک نیا دور شروع کرے گی۔ دھاتوں کے ماہرین کا بیان ہے کہ یونین کے بعض علاقوں میں یورینیم اور دوسری ریڈیائی فعال دھاتوں کا سونے سے زیادہ وزن ہے۔ یہ نظریہ قوی ہوتا جارہا ہے۔ یورینیم کی اہمیت سونے کی صنعت سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ سونا اور یورینیم ایک ہی مٹی میں پائے جاتے ہیں۔ اور سائنسدانوں کے سامنے ایک ایسا طریقہ معلوم کرنے کا مسئلہ درپیش ہے جس سے اطمینان بخش طریقہ پر دونوں دھاتیں حاصل کی جاسکیں۔ اگرچہ سونا نکالنے کی صنعت اور حکومت جو اس وقت تمام ریڈیائی فعال اور پھٹ جانے والی اشیاء پر کنٹرول رکھتی ہے۔ پر سکوت ہے لیکن خیال ہے کہ ابھی اس مسئلہ کا حل معلوم نہیں ہوا ہے (اسٹار)

مصر اور عراق کے خوشگوار تعلقات

قاہرہ ۸ رنومبر۔ عرب لیگ کونسل کے مندوب السید فیض الجمالی نے "سٹار" کے نمائندہ کو بتایا کہ وزیر اعظم مصر کے ساتھ میری دیروزہ گفتگو نہایت کامیاب رہی موضوع مصر اور عراق کے تعلقات جو فلسطین کے مسئلہ کیساتھ تعلق رکھتے ہیں سے متعلق تھا باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ عراقی وزیر اعظم بھی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے قاہرہ پہنچ جائیں گے۔

مغویہ خواتین کی بازیابی کی مہم ختم

کراچی ۸ رنومبر۔ ایک پریس کانفرنس میں وزیر لشریات نے بیان کیا۔ کہ مغویہ خواتین کی بازیابی کیلئے جو کارکن ہندوستان میں کام کر رہے ہیں۔ ان کو واپس بلا لیا جائے گا۔ اور یہ کام حکومت ہند کے سپرد کر دیا جائے گا۔

ثالث کی رپورٹ میں یہودیوں کی جارحانہ حرکتوں کی تصدیق

پیرس ۸ رنومبر کل پیلیے ڈی چیلوٹ میں عرب نمائندوں نے ۳ گھنٹہ تک ڈاکٹر الف بنچ اور جنرل ولیم رائیلے سے ملاقات کی۔ اس طویل ملاقات کے دوران میں اقوام متحدہ کے افسروں نے بہت تفصیل کے ساتھ شمالی فلسطین کی صورت حالات کے متعلق جنرل رائیلے کی رپورٹ پر غور کیا۔ اور اس بات پر غور و خوض کیا۔ کہ انخلا کی قرارداد پر کس طرح سے عمل کیا جاسکتا ہے جنرل رائیلے نے اپنی دشواریوں کا عرب نمائندوں پر اظہار کیا اور یہ بتایا کہ عرب کس طرح اقوام متحدہ کی ذمہ واریاں پوری کرتے ہوئے پُرامن طور پر یہودیوں کی سرگرمیوں کو بے اثر بنا سکتے ہیں۔ عمومی طور پر اس ملاقات کا بہت بڑا مقصد تھا۔ اور اس کا کوئی تعلق سیاسی پالیسی سے نہیں تھا۔

اس ملاقات کے خاتمہ سے قبل اقوام متحدہ نے ڈاکٹر بنچ کے نام سے شمالی فلسطین کی صورت حال کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی۔ یہ رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی ہے اس میں ایک بار پھر اس کا انکشاف کیا گیا ہے کہ صیہونیوں نے شمالی فلسطین میں جان بوجھ کر جارحانہ پالیسی اختیار کر رکھی تھی۔ (اسٹار)

نشال کانگریس کے لیڈر کو سفر کی دشواری

ڈربن ۸ رنومبر نشال انڈین کانگریس کے نائب صدر مسٹر اشوین چودھری اس ماہ کے اختتام تک بحری جہاز "کالا" سے بمبئی پہنچیں گے ان کے پاسپورٹ کو منظور کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس میں انہیں صرف ہند۔ پاکستان اور جنوبی افریقہ جانے کی اجازت دی گئی ہے۔

کھیل کے میدان میں اشک آور گیس

روم ۸ رنومبر۔ میلان کے قریب مونزا کے شہر میں فٹ بال کے شوقین کھیل کے ریفری کو مار ڈالنے پر تلے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے میلان سے پولیس کی کمک پہنچی۔ اور اس نے اشک آور گیس استعمال کی۔

سلامتی کونسل میں ثالث کی تجاویز پر بحث

پیرس ۸ رنومبر آج اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں فلسطین کے متعلق اتحادی اقوام کے ثالث ڈاکٹر بنچ کی تازہ ترین تجاویز کو زیر غور لایا جائے گا

عراقی نمائندہ کی حکمی پاشا سے مشاورت

قاہرہ ۸ رنومبر۔ عراق کے وزیر مختار خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ بغداد سے یہاں پہنچے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ اہم دستاویزات لائے ہیں۔ انہوں نے فوراً فلسطین کی عرب حکومت کے رئیس احمد حلمی پاشا اور عرب لیگ کے اجلاس کی صدارت کرنے والے نمائندہ النقاد العمری سے مشورہ کیا۔

عراقی نمائندہ نے اسٹار کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ حکومت عراق نے اپنی فوج کو حکم دے دیا ہے کہ اگر فلسطین میں عراقی محاذ پر یہودی جارحانہ پیشقدمی کریں۔ تو وہ بھی یہودیوں پر حملہ کر دے (اسٹار)

سبکدوش فوجی اپنے پتوں سے اطلاع دیں

راولپنڈی ۸ رنومبر پاکستان کے فوجی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستانی افواج سے سبکدوش ہونے والے جونیئر کمشنڈ افسروں اور نان کمشنڈ افسروں کو دوبارہ لینے کے لئے غور کیا جارہا ہے۔ لہذا ایسے احباب اجوٹنٹ جنرل برانچ جنرل ہیڈکوارٹر راولپنڈی کو اپنے پتوں سے اطلاع دیں۔

"پابندی" کی قرارداد پر یہودیوں کا غیظ و غضب

تل ابیب ۸ رنومبر فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کے "پابندی" کی قرارداد منظور کر دینے کی وجہ سے کل تمام دن یہودی طیش کھاتے رہے یہ بات تسلیم کیگئی ہے کہ عملی طور پر اس قرارداد کا اثر صرف اسرائیلی فوجوں پر ہی پڑیگا۔ عربوں سے ہمدردی رکھنے والے اس توقع کا اظہار کر رہے ہیں کہ ایسے موقعہ پر جبکہ اقوام متحدہ کے فیصلہ نے یہودیوں کو مجرم گردان کر عربوں کی حمایت کی ہے عرب لیڈر بر وقت کی سرگرمیوں سے اپنے آپکو گمراہ نہ ہونے دینگے اور جنگی جنگ۔

ریاست نیپال ترقی کی منازل پر

نئی دہلی ۸ رنومبر۔ ریاست نیپال میں نئی اصلاحات رائج کرنے کیلئے ۱۵ سالہ ترقی کی سکیم مرتب کی گئی ہے اسکی رو سے ریاست بھر میں ریلوں اور سڑکوں کا جال بچھایا جائیگا تعلیمی درسگاہیں قائم کیجائینگی ایک یونیورسٹی قائم کیجائیگی۔ اور اس کے علاوہ ایک نشرگاہ قائم کی جائے گی۔ صنعتی میدان میں ترقی حاصل کرنے کیلئے جوٹ۔ کاغذ اور کھانڈ کی ملیں کھولی جائینگی۔ (اسٹار)